# سلاسل اربعہ

## چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قادریہ،

## ہدایات و مشورے برائے متوسلین

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ
وحضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہم

مرتب
سید محمود حسن ندوی

ناشر
سید احمد شہید اکیڈمی دائرہ شاہ علم اللہ تکیہ کلاں رائے بریلی (الہند)

نام کتاب ــــــــــــــــــــــــ سلاسل اربعہ

نام مرتب ــــــــــــــــــــــــ سید محمود حسن ندوی

ای میل ـ hasani@abulhasanalinadwi.org

صفحات ــــــــــــــــــــــــ ۳۲

تعداد ــــــــــــــــــــــــ دو ہزار (۲۰۰۰)

باہتمام ــــــــــــــــــــــــ سید محمد عمیر حسینی ندوی

ناشر

سید احمد شہید اکیڈمی دائرہ شاہ علم اللہ تکیہ کلاں رائے بریلی (الہند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## عرض مرتب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد:

حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایماء اور محترمی قاری حبیب احمد صاحب لکھنوی کے پیہم اصرار پر خاکسار نے رسالہ سلاسل اربعہ مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی جو حضرت مرشد مخدوم و معظم مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ کے سلسلہ کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا اور اسمیں سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہ سے نسبت رکھنے والے سبھی سلسلوں کے مشائخ وطالبین اپنا سلسلہ جوڑ سکتے ہیں، آج سے ٹھیک بیس سال قبل محرم الحرام ۱۴۱۵ھ کو یہ سعادت راقم کے حصہ میں آئی تھی اور اس پر ہدایات و مشورے مرشد المسلمین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ نے تحریر فرمائے تھے اور مقدمہ حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ نے تحریر فرمایا تھا، مگر افسوس آج یہ دونوں ہستیاں دار فانی سے دار باقی کی طرف رحلت فرما چکی ہیں، لیکن انکا سلسلہ اور اس کی برکات آج بھی باقی ہیں، راقم نے یہ رسالہ اپنے عہد کے مشائخ کی خدمت میں پیش کیا اور ان حضرات نے اس کو پسند فرمایا، ان قدسی صفات ہستیوں میں محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحقؒ حقی، حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد باندویؒ اور حضرت مولانا افتخار الحسن کاندھلوی دامت برکاتہم کے مبارک نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں، اسکا اضافہ شدہ اڈیشن جو بروز جمعہ ۱۳/ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو پورا ہوا تھا، منظر عام پر آنے کے بعد مربی جلیل حضرت سید شاہ نفیس الحسینی لاہوری نوراللہ مرقدہ نے ملاحظہ فرمایا تو بے ساختہ یہ الفاظ فرمائے کہ یہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصداق ہے۔

ضرورت محسوس ہوئی کہ مرشد محترم حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی بھی ہدایات شامل کی جائیں، مزید شیخ الشیوخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے بعض قیمتی ملفوظات بھی شامل کر لئے گئے اور یہ کام آج شب دوشنبہ ۱۶/ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ کو تکمیل کو پہونچا، فالحمدللہ علی ذالک، اللہ تعالیٰ اس کی برکات ہم سب کو عطا فرمائے، اور ایمان کی حلاوت، اپنی لقاء کا شوق اور اپنی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

اس جدید ایڈیشن میں محترمی سید حسنین قادری مرحوم اور محترمی مولانا سید عزیر حسینی بستوی خاص محرک رہے اور یہ حسن اتفاق ہے کہ رسالہ پر اسکے طبع اول سے قبل ایک نظر ان کے اور ہمارے بزرگ و محسن حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسینی بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے از راہ شفقت ڈالی اور بعض اصلاحات بھی فرمائی تھیں، اور جدید کمپوزنگ کا مرحلہ برادران مولوی سہراب احمد ندوی فیض آبادی مولوی رضوان نستار ندوی نے انجام دیا ہے جس کی طباعت واشاعت کا نظم مولانا سید بلال حسنی ندوی دام ظلہ نے سید احمد شہید اکیڈمی تکیہ کلاں رائے بریلی سے کیا، راقم ان سب کا اور دیگر معاونین کا شکر گزار ہے۔

محمود حسن حسنی ندوی
دار الحسن خاتون منزل لکھنؤ
شب دوشنبہ ۱۶/ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ سيد المرسلين وعلىٰ
آلہ وصحبه اجمعين وعلى من تبعهم با حسان الى يوم الدين

اما بعد!

حضرت مد ظلہ سے ارادت وبیعت کا تعلق رکھنے والوں کا ایک عرصہ سے اصرار تھا کہ جن سلسلوں میں حضرت والا کو اجازت حاصل ہے ان کو اور ساتھ ساتھ شجروں کو بھی طبع کرادیا جائے، مشائخ کے یہاں اس کا اہتمام رہا ہے تاکہ تعلق رکھنے والے اپنی دعاؤں میں ان کو یاد رکھ سکیں اور ایصال ثواب کا بھی اہتمام کر سکیں۔ اللہ کے نیک اور مقبول بندوں کے لئے دعا کرنا اور ایصال ثواب کرنا خود دعا کرنے والے کے لئے بہت باعث خیر وبرکت ہوتا ہے، اس لئے تمام اللہ والوں کے یہاں اپنے بزرگوں اور خاص طور سے اپنے سلسلے کے مشائخ کے لئے دعا وایصال ثواب کا اہتمام ومعمول رہا ہے، انہی حضرات کے اہتمام واصرار پر اس رسالہ کی ابتدا کی گئی اور عزیزم مولوی سید محمود حسن ندوی سلمہ کو یہ کام سپرد کیا گیا۔ (جن کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ کا ذوق عطا فرمایا ہے) عزیز موصوف نے محنت وفکر مندی سے یہ رسالہ مرتب کر دیا جس میں ان تمام مشائخ کا ذکر بھی کیا ہے جنہوں نے حضرت والا کو اجازت دی یا مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور محبت و تعلق سے نہایت بلند کلمات فرمائے ہیں (جو مرقعہ خطوط میں دیکھے جا سکتے ہیں) اور اسکے ساتھ شجروں کو عمدگی اور سلیقہ مندی سے یکجا کر دیا فجزاہ اللہ خیراً۔ یہ رسالہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے کیوں کہ حضرت والا نے بہت اختصار سے اپنے تعلق والوں کے لئے (سلسلہ میں داخل ہونے والوں اور ہونے والیوں کے لئے ہدایات ومشورے کے عنوان سے) نہایت عمدہ اور ضروری نصیحتیں تحریر فرمادی ہیں جو حرز جان بنائے جانے کے لائق ہیں اور ہر ارادتمند کے لئے بلکہ ہر مسلمان کے لئے ترقی کا زینہ اور کامیابی کا

وسیلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں ہم محترمی جناب قاری حبیب احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کو حضرت مدظلہ سے والہانہ تعلق ہے اور انہی کے پیہم اصرار سے یہ کام انجام پاسکا اور انہی کی درخواست پر حضرت مدظلہ نے یہ چند کلمات تحریر فرمائے اور انہی کے تعاون سے یہ رسالہ طبع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو نافع بنائے اور قبول فرمائے اور قاری صاحب کو اس کا بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

طالب دعا

عبد اللہ حسنی ندوی

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو

۲۸/ ۱۲/ ۱۴۱۴ھ

# بیعت وارشاد، استفادہ وافادہ کا ایک مؤثر طریقہ

## افادات

مرشدامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم

(ناظم ندوۃ العلماء وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ)

بیعت وارشاد کا عمل عہد اول سے اصلاح باطن کے کاملین کے یہاں سلسلہ وار قائم رہا ہے، اور وہ در اصل اس بیعت سے ماخوذ ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے۔

۱۔ایک تو وہ ہے جو آپ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لی تھی۔

۲۔دوسری وہ بیعت ہے جو کہ خواتین سے آپ ﷺ نے ان کی ہجرت کے موقع پر لی تھی، ان دونوں کا ذکر قرآن مجید میں اپنی اپنی جگہ پر آیا ہے۔

دراصل جس طرح علمی و تعلیمی دائرہ میں استاد وشاگرد کے درمیان میں تعلیم دینے اور تعلیم لینے کا سلسلہ چلتا ہے اسی طرح تزکیہ باطن کی تلقین و تعلیم بھی مسترشد کو مرشد کی طرف سے دی جاتی ہے اور جس طرح شاگرد کے تعلیم میں بہتری اور اعتبار پیدا ہو جانے پر تو اسکو دوسروں کو تعلیم دینے کا کام سپرد کیا جاتا ہے، اسی طرح مسترشد کے اعتماد واعتبار کے مقام پر پہونچنے پر اسکا مرشد اسکو اجازت دیتا ہے، جسکو خلافت کہتے ہیں یہ ایک مبارک سلسلہ ہے اور یہ سلسلہ تسلسل کے ساتھ حضور پاک ﷺ تک پہونچتا ہے اور وہیں سے نیچے تک چلتا چلا جاتا ہے، جس کی باقاعدہ اجازت ملنے پر ہی وہ آگے بڑھتا ہے، بیعت وارشاد کا عمل عہد وپیمان کے ساتھ تقریباً انہی باتوں کا ہوتا ہے جو حضور ﷺ نے بیعت کرتے وقت کہلوائی تھیں، قرآن مجید میں مہاجر عورتوں سے حضور اقدس ﷺ کے بیعت لینے کا تذکرہ اسطرح آیا ہے۔

يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ اِذَاجَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّاْ يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْأً وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَلَايَزْنِيْنَ وَلَايَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَايَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَايَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْلَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌرَّحِيْمٌ ○

ترجمہ:

"اے پیغمبر ﷺ جب مؤمن خواتین آپ کے پاس اس غرض سے آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان لگائیں گی کہ جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان جھوٹ بنالیں، اور کسی بھلے کام میں وہ آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ انکو بیعت کر لیا کیجئے، اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کر لیا کیجئے، بیشک اللہ غفور رحیم ہے"

بیعت دراصل گناہوں سے توبہ اور نیک بننے کا اللہ سے وعدہ اور عہد کرنے کا عمل ہے جو کسی مبتدی مسلمان کی طرف سے کسی اجازت یافتہ شیخ و بزرگ کے ہاتھ پر ہوتا ہے، عہد اول میں عربوں میں رواج تھا کہ بیع و شراء معاملہ طے ہونے پر یا کوئی عہد و پیمان کرنے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کرتے تھے کہ یہ طے ہوا، اور یہ عہد ہوا، اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عقیدہ توحید اور دین کی پابندی کا عہد کرنا بھی ہے۔

حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تقریباً اسی طرح ایمانی زندگی اور اسکے لئے قربانی کا عہد لیا تھا، اسی کو حضور اقدس ﷺ کے عہد سے تاحال تسلسل کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے، اور کسی مستند شیخ سے اسکا معتقد بیعت کرتا ہے، اسکے ہاتھ پر توبہ اور عمل صالح کا عہد کرتا ہے پھر اسکا اپنے اس شیخ سے اصلاح حال کے لئے استاد و شاگرد جیسا تعلق بھی قائم ہو جاتا ہے اور اس سے دینی مشورے اور اصلاح لیتا ہے۔

بیعت کے الفاظ کا بنیادی حصہ یہ ہے کہ گناہوں سے توبہ، عقیدہ توحید کا عہد اور غلط و ناجائز کاموں سے پرہیز کا عہد، چنانچہ بیعت کرنے والے حضرات بیعت کرتے وقت اسی قسم کا عہد لیتے ہیں، اور جب بیعت کے وقت کوئی یہ عہد کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اسکو سمجھتا ہے کہ وہ توحید اور اطاعت الٰہی پر قائم رہنے اور اسکو اپنی زندگی میں جاری و ساری کرنے کی ذمہ داری عہد و پیمان کی شکل میں لے رہا ہے اور جب کوئی یہ عہد کرتا ہے تو اسکا اثر اسکی زندگی پر کچھ نہ کچھ ضرور پڑتا ہے۔

مذکورہ بالا طریقہ سے تزکیہ باطن اور اصلاح حال کی بنیاد پڑ جاتی ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایمانی زندگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ دین کے دوسرے معاملات میں جس طرح بے راہ روی کی صورتیں پیدا ہوئیں اور شیطان کو دھوکہ دینے اور بہکانے کا موقع ملا، اسی طرح بیعت کے سلسلہ میں بھی بے راہ روی کی صورتیں سامنے آئیں اور جس طرح دین کے دوسرے پہلوؤں میں گمراہی اور

بے راہ روی سے بچنے کی تلقین کی جاتی ہے اسی طرح اس میں بھی کی جاتی ہے اور اسکو متقی اور برگزیدہ مرشدین و مصلحین اپنے اپنے وقت میں انجام دیتے رہے ہیں، اور مسترشدین درجہ اعتماد پر پہونچنے پر اپنے مرشدین سے اجازت ملنے کے بعد بیعت لینے کے عمل کو اختیار کر سکتے ہیں اور بصورت دیگر صرف عام دعوتی اور تلقین حق کے عمل پر اکتفا کرتے ہیں۔☆

☆ از مقدمہ کتاب سلسلہ بیعت اور رہبانیت صادقہ مؤلفہ حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نور اللہ مرقدہ (فرید بکڈپو پرائیویٹ لمیٹیڈ دریا گنج نئی دہلی)

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سلسلہ میں داخل ہونے والوں اور ہونے والیوں کے لئے

## ہدایات و مشورے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ

بیعت کرنا اور سلسلہ میں داخل ہونا کوئی رسمی اور شوقیہ چیز نہیں ہے جس کے لئے کچھ ماننا اور کرنا نہ پڑے، محض برکت یا شہرت مقصود ہو، یہ ایک عہد و معاہدہ اور ایک نئی دینی وایمانی زندگی کا آغاز ہے جس میں زندگی میں کچھ تبدیلیاں، کچھ پابندیاں اور کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

۱۔ سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ بیعت اور سلسلہ میں داخل ہونا، کلمہ کی تجدید اور اسلامی عہد و معاہدہ اور اللہ و رسول کے احکام کے مطابق دینی وایمانی زندگی شروع کرنے اور اسی کے مطابق زندگی گزارنے کا قصد و ارادہ اور عہد و معاہدہ سمجھا جائے۔

۲۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ عقیدہ درست اور پختہ کیا جائے اور اس بات کا اقرار اور اس پر ایمان ہو کہ اللہ کے سوا کسی کے ہاتھ میں جلانے مارنے صحت اور شفاء دینے، اولاد دینے، روزی دینے اور قسمت اچھی بری کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کا مستحق نہیں، نہ اس کے سوا کسی کے سامنے سجدہ کیا جا سکتا ہے، نہ بندگی کی کوئی شکل اختیار کی جا سکتی ہے، نہ حاجت روائی اور مشکل کشائی کا سوال کیا جا سکتا ہے[1]۔

۳۔ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ذریعہ ہدایت، وسیلہ شفاعت اور سب سے زیادہ محبت اور اتباع پیروی کا مستحق سمجھا جائے اور زیادہ سے زیادہ آپ کی سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے اور دینی و دنیاوی زندگیوں میں آپ کی ہدایات، آپ کے معمول اور دستور پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے، آپ کی سیرت پاک کے مطالعہ کا اہتمام کیا جائے، اور آپ کی احادیث کے مجموعوں اور سیرت کی کتابوں کے مطالہ کا شوق پیدا کیا جائے[2]۔

---

۱) اسکے لئے جو لوگ اردو پڑھ سکتے ہیں وہ رسالہ "نصیحت المسلمین" تصنیف مولانا خرم علی بلہوری اور "تقویۃ الایمان" مصنفہ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور علمائے حق خصوصاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ وغیرہ کی کتابیں اور رسائل پڑھیں۔

۲) سیرت کی کتابوں میں قاضی سلیمان منصور پوری کی "رحمۃ للعالمین" اور مولانا سید سلیمان ندوی کی "رحمت عالم" اور اگر اردو کی اچھی لیاقت ہے تو مولانا سید سلیمان ندویؒ کی ہی "خطبات مدارس" اور راقم کی کتاب "نبی رحمت" کا مطالعہ کیا جائے۔ احادیث کے سلسلہ میں "زاد سفر" کو

۴۔ زندگی کو اسلامی قالب میں ڈھالنے اور صحیح مقاصد زندگی معلوم کرنے کے لئے راقم کی کتاب "دستور حیات" کو مطالعے میں رکھا جائے، نیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات کا مطالعہ کیا جائے۔

۵۔ سب سے اہم فریضہ اور ضروری چیز نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھنا اور اہتمام اور سنتوں کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا ہے، اس میں غفلت اور تساہلی کی تلافی کوئی چیز نہیں کر سکتی، نمازیں جماعت کے ساتھ حتی الامکان مسجد میں ادا کی جائیں۔ مستورات ان نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھنے کی کوشش کریں، جو عام طور پر کاموں کی مصروفیت اور ذمہ داریوں کی وجہ سے فوت ہو جاتی ہیں، یا ان کا وقت نکل جاتا ہے۔

۶۔ دینی و دنیوی دونوں کاموں میں ثواب اور رضائے الٰہی کی نیت کی مشق کی جائے، اخلاق و معاملات اور زندگی کے معمولات میں بھی اس کا اہتمام کیا جائے تاکہ ان پر عبادت کا ثواب ملے اور ان کو حتی الامکان شریعت و سنت کے مطابق کرنے کی کوشش کی جائے، اخلاقی و مزاجی کمزوریوں، حسد و کینہ، حد سے بڑھے ہوئے غصے، بدگوئی اور بدزبانی اور مال و دولت اور دنیا کی حد سے بڑھی ہوئی محبت سے بچنے کی امکانی کوشش کی جائے۔

۷۔ قرآن مجید کی جس قدر سہولت کے ساتھ ممکن ہو تلاوت کا معمول بنایا جائے۔

۸۔ فجر کی نماز سے پہلے یا بعد یا مغرب، عشاء کے بعد (جس وقت آسانی سے ممکن ہو اور پابندی ہو سکے) ایک تسبیح درود شریف کی، ایک کلمہ سوم کی اور ایک استغفار کی پڑھ لی جائے اور اگر اللہ تعالی توفیق دے تو اخیر شب میں کچھ رکعتیں تہجد کی بھی پڑھنے کی کوشش کی جائے اور اپنے سلسلہ کے مشائخ اور تعلق والوں کے لئے دعا کی جائے۔

ابوالحسن علی حسنی ندوی

---

مطالعہ میں رکھا جائے، یہ امام نووی کی کتاب "ریاض الصالحین" کا ترجمہ راقم کی ہمشیرہ سیدہ امۃ اللہ تسنیم مرحومہ کے قلم سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## تمہید و تعارف

اللهم آتني بفضلك افضل ماتؤتي عبادك الصالحين۔

شیخ الاسلام والمسلمین، مفکر اسلام، عارف باللہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں حسنی ندوی أدام الله فيوضهم وبركاتهم ونفعنا وسائر الطالبين باقواله وافعاله واحواله۔ ابتداء سے ہی رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل پیرا رہے ہیں، ترویج شریعت اور اشاعت اسلام کا جذبہ آپ کے اندر شروع سے ہی موجزن رہا ہے۔

زبدۃ العارفین حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دینپوری قدس سرہ کی خدمت میں دینپور حاضری دی اور شرف بیعت سے نوازے گئے۔ انہوں نے آپ کو اپنے مسترشد باختصاص اور خلیفہ اجل وارشد حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پاس تربیت، تزکیۂ نفس اور راہ سلوک کے منازل طے کرنے کے لئے بھیجا اور اشارہ غیبی سے اجازت وخلافت سے سرفراز کئے گئے۔

جبکہ اسکے بعد قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ نے آپ کو قبل از بیعت اجازت وخلافت سے مشرف و مسعود کیا، چنانچہ حضرت والا دامت برکاتہم سلاسل اربعہ سہروردیہ، نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ کے مشائخ کی سلک میں بطریق بیعت واجازت منسلک ہیں، اس طور پر کہ آپ کو حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے چاروں سلسلوں، سہروردیہ، نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور خاص طور پر حضرت سید نا سید احمد شہید کے سلسلہ طریقہ محمدیہ میں بیعت واجازت حاصل ہے۔ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ سے سلسلہء قادریہ راشدیہ میں بیعت واجازت حاصل ہے۔ اور ان دونوں حضرات عالی مرتبت کے آپ کے متعلق بڑے بلند کلمات ہیں جس سے آپ کے کبیر الشان اور رفیع المنزلت ہونے کا پتہ چلتا ہے

اور جبکہ شام میں سلسلہ غزالیہ کے بڑے شیخ اور عارف حضرت شیخ حارون العسل الحجارؒ اور جماعت تبلیغ کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلویؒ اور حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور انکے جلیل القدر وعالی مرتبت خلفاء خاص طور پر مصلح الامۃ حضرت شاہ وصی اللہ فتح پوریؒ اسی طرح شیخ زمانہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور برکۃ العصر ریحانۃ الهند شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ اور سلسلۂ مجددی کے مشائخ حضرت شاہ محمد یعقوب مجددی

بھوپالیؒ، حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی، بقیۃ السلف حضرت مولانا شاہ محمد احمد پڑتاپگڈھیؒ اور دوسرے مشائخ کبار علیہم الرحمۃ والرضوان کا آپ پر اعتماد کلی رہا ہے اور آپ کو بڑے القاب سے یاد کیا ہے۔

اب ہم سلاسل مذکورہ سے مشائخ کے اسماء سلسلہ کے اعتبار سے ان کے دور کا لحاظ کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاگو ہو کر کہ وہ اسے قبولیت سے نوازے اور لوگوں کی اصلاح اور نفع کا ذریعہ بنائے اور اس کی برکات سے ہم سب کو معمور کرے۔

## طریقہ چشتیہ

سرور کائنات سرکار دوعالم سید المرسلین خاتم النبیین شفیع اعظم نبی اکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے اسد اللہ الغالب خلیفہ راشد امام عادل حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اور ان سے خیر التابعین حضرت حسن بصریؒ کو

| | | |
|---|---|---|
| ان سے | حضرت عبدالواحد بن زیدؒ | کو |
| ان سے | حضرت فضیل بن عیاض تمیمیؒ | کو |
| ان سے | حضرت ابراہیم بن ادہم بلخیؒ[۱] | کو |
| ان سے | حضرت حذیفہ مرعشیؒ | کو |
| ان سے | حضرت امین الدین ابو ہبیرہ بصریؒ | کو |
| ان سے | حضرت ممشاد دینوریؒ | کو |
| ان سے | حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ | کو |
| ان سے | حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتیؒ | کو |
| ان سے | حضرت خواجہ ابو محمد چشتیؒ | کو |

[۱] حضرت ابراہیم ادہم کو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفیؒ اور حضرت سفیان ثوریؒ کی بھی صحبت ملی اور ان دونوں سے انکا استرشاد واستفادہ ثابت ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ان سے | حضرت خواجہ ابویوسف چشتیؒ | کو |
| ان سے | حضرت خواجہ مودود چشتیؒ | کو |
| ان سے | حضرت حاجی شریف زندنیؒ | کو |
| ان سے | حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ | کو |
| ان سے نائب رسول اللہ فی الہند امام الطریقہ | حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سجزیؒ | کو |
| ان سے | قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ | کو |
| ان سے | حضرت خواجہ فرید الحق والدین مسعود گنج شکر اجودھنیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ علاء الدین علی بن احمد صابر پیران کلیرؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء محمود عثمانی پانی پتیؒ | کو |
| ان سے | قطب العالم حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولویؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ عارف احمد ردولویؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ محمد بن عارف ردولویؒ | کو |
| ان سے | شیخ المشائخ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ جلال الدین بلخی تھانیسریؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ نظام الدین بلخی تھانیسریؒ | کو |
| ان سے | حضرت شاہ ابوسعید نعمانی گنگوہیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شاہ محب اللہ الٰہ آبادیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شاہ محمدی اکبر آبادیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شاہ عضد الدین امروہیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شاہ عبد الہادی امروہیؒ | کو |
| اور ان سے | حضرت شاہ عبد الباری چشتی صابری امروہیؒ | کو |

اور حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکراجودھنیؒ فاروقی سے سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محمد بن احمد بدایونیؒ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ان سے | حضرت چراغ دہلی شیخ نصیر الدین محمود اودھیؒ | کو |
| ان سے | حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری اچیؒ | کو |
| ان سے | حضرت میراں محمد اجمل بہرائچیؒ | کو |
| ان سے | حضرت میاں بڈھن بہرائچیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ محمد بن قاسم اودھیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری کو شاہ عبدالباری امروہیؒ تک | |

(بعد کے نام حضرت شاہ عبدالباری امروہی تک گزر چکے ہیں)

*****************************

اور سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے حضرت مولانا سراج الدین عثمان اخی سراج کو اور ان سے حضرت شیخ علاء الحق والدین عمر بن اسعد لاہوری بنگالیؒ کو

| | | |
|---|---|---|
| ان سے | حضرت شیخ نورالحق نور قطب عالم پنڈویؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ حسام الدین مانکپوریؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید راجی حامد شاہؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ حسن طاہرؒ | کو |
| ان سے | حضرت قاضی خاں یوسف ناصحیؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ عبدالعزیز شکر بارؒ | کو |
| ان سے | حضرت شیخ نجم الحق چاٹینلدہؒ | کو |
| انسے | حضرت شیخ قطب عالمؒ | کو |
| ان سے | حضرت رفیع الدینؒ (جد مادری شاہ عبدالرحیم دہلوی) | کو |

ان سے حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ کو

ان سے ان کے صاحبزادے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو

ان سے ان کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کو

اوران سے امام المجاہدین سید العارفین امیر المومنین حضرت سیدنا سید احمد شہیدؒ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

## سلسلۂ نقشبندیہ (مجددیہ احمدیہ)

سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع اعظم، رسول اکرم حضور اقدس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے انتساب اول الخلفاء الراشدین، امیر المومنین، افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

اوران سے صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو

ان سے رئیس الفقہاء والتابعین حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو

ان سے حضرت جعفر صادق ہاشمی (حسینی الحسنی) کو

ان سے سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ کو

ان سے حضرت ابوالحسن علی خرقانیؒ کو

ان سے حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ کو

اوران سے حضرت ابو علی فارمدی طوسیؒ کو

ان سے حضرت امام غزالی طوسیؒ اور حضرت یوسف ہمدانی کو

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

اور سرور کائنات سرکار دوعالم، خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ ﷺ سے انتساب خلیفۂ راشد، امیر المومنین، اسد اللہ الغالب حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو

اوران سے ریحانۃ النبی سید شباب اہل الجنہ، سبط الرسول ﷺ، شہید کربلا

| | | |
|---|---|---|
| | حضرت سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ | کو |
| ان سے | سید العابدین امام علی زین العابدین | کو |
| ان سے | حضرت امام محمد باقر | کو |
| ان سے | حضرت جعفر صادق ہاشمی | کو |
| ان سے | حضرت موسیٰ کاظمؒ | کو |
| ان سے | حضرت علی رضاؒ | کو |
| ان سے | حضرت معروف کرخیؒ [1] | کو |
| ان سے | حضرت سری السقطی بغدادیؒ | کو |
| ان سے | سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ | کو |
| ان سے | حضرت ابو بکر شبلیؒ | کو |
| ان سے | حضرت ابوالقاسم نصر آبادیؒ | کو |
| ان سے | حضرت ابو علی دقاقؒ | کو |
| ان سے | امام ابوالقاسم قشیریؒ | کو |
| ان سے | حضرت ابو علی فارمدی طوسیؒ | کو |
| ان سے | حضرت یوسف ہمدانیؒ | کو |
| ان سے | خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ | کو |
| ان سے | خواجہ عارف ریوگریؒ | کو |

[1] اور حضرت معروف کرخی کو حضرت داؤد طائیؒ سے اور ان کو حضرت حبیب عجمیؒ سے اور ان کو حضرت حسن بصریؒ سے انتساب ہے۔ اور حضرت داؤد طائیؒ کا سب سے مستند سلسلہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے توسط سے بعض کبار تابعین اور صحابہ تک پہونچتا ہے، اور انہیں بالتحقیق صحبت صحابہ حاصل ہے۔

ان سے خواجہ محمود انجیر فغنویؒ کو

ان سے خواجہ علی عزیزان رامیتنیؒ کو

ان سے خواجہ محمد باباسماسی کو

ان سے خواجہ امیر کلاں بخاریؒ کو

ان سے امام الطریقۃ حضرت سید خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند حسینی بخاریؒ کو

ان سے خواجہ علاء الدین عطارؒ کو

ان سے حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کو

ان سے حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار سمرقندیؒ کو

ان سے حضرت مولانا محمد زاہد وخشیؒ کو

ان سے حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ کو

ان سے حضرت خواجہ عبد الباقی باقی باللہ دہلویؒ کو

ان سے شیخ الاسلام والمسلمین مجدد الف ثانی امام احمد سرہندیؒ کو

ان سے حضرت سید آدم بنوری مہاجر مدنیؒ کو

ان سے حضرت حافظ سید عبد اللہ محدث اکبر آبادیؒ[1] کو

ان سے حضرت شاہ عبد الرحیم دہلویؒ (والد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی) کو

ان سے حکیم الاسلام، مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو

ان سے سراج الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کو

اور ان سے امیر المومنین امام المجاہدین سید العارفین حضرت سیدنا سید احمد شہیدؒ کو اجازت و خلافت حاصل ہے۔

---

[1] حضرت سید عبد اللہ محدث اکبر آبادی کو بواسطہ حضرت شاہ علم اللہ حسنی رائے بریلوی (م ۱۰۹۶ھ) جد امجد حضرت سید احمد شہید رائے بریلویؒ سے بھی سلسلۂ مجددیہ آدمیہ (احسنیہ) کا فیضان حاصل ہوا ہے۔

# سلسلۂ سہروردیہ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ کے شیوخ کبار کا ذکر سلسلہء نقشبندیہ میں گزر چکا ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے اجازت و خلافت ہے حضرت ممشاد دینوریؒ کو
اور ان سے حضرت شیخ احمد اسود دینوریؒ کو
ان سے حضرت شیخ محمد بن عبداللہ عمویہؒ کو
ان سے حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ کو
ان سے حضرت شیخ ابو النجیب ضیاء الدین عبد القاہر سہروردیؒ کو
ان سے امام الطریقۃ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کو
ان سے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کو
ان سے حضرت شیخ صدر الدین عارف ملتانیؒ کو
ان سے حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین ملتانیؒ کو
ان سے حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سید جلال الدین بخاریؒ کو
ان سے حضرت میراں محمد اجمل بہرائچیؒ کو
ان سے حضرت سید بڈھن بہرائچیؒ کو
ان سے حضرت شیخ محمد بن قاسم اودھیؒ کو
اور ان سے شیخ المشائخ حضرت عبد القدوس گنگوہیؒ کو

حضرت شاہ عبد الباریؒ تک۔

(بعد کے مشائخ کا تذکرہ طریقہ چشتیہ صابریہ کے سلسلہ میں گزر چکا ہے)

## سلسلہ قادریہ (مجددیہ)

سید الطائفہ حضرت ابو القاسم جنید بغدادیؒ سے حضرت ابو بکر شبلیؒ کو

ان سے حضرت ابو الفضل عبد الواحد تمیمیؒ کو

ان سے حضرت ابو الفرح یوسف طرطوسیؒ کو

ان سے حضرت ابو الحسن علی ہکاری قریشیؒ کو

ان سے حضرت ابو سعید مبارک مخزومیؒ کو

ان سے امام الطریقۃ پیران پیر ان حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بغدادیؒ[1] کو

ان سے حضرت سید عبد الرزاق جیلانی بغدادیؒ کو

ان سے حضرت سید شرف الدین قتالؒ کو

ان سے حضرت سید عبد الوہابؒ کو

ان سے حضرت سید بہاء الدینؒ کو

ان سے حضرت سید عقیلؒ کو

ان سے حضرت سید شمس الدین صحرائیؒ کو

---

۱) حضرت غوث اعظم سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو اپنے آبائی طریق میں بھی اجازت ہے اور وہ اسطرح ہے: آپ کو اپنے والد ماجد سید ابو صالحؒ سے، ان کو اپنے والد سید عبد اللہ جیلانیؒ سے ان کو اپنے والد سید یحیٰ زاہدؒ سے، اور ان کو اپنے دادا سید داؤدؒ سے، ان کو اپنے والد سید موسیٰ ثانیؒ سے، ان کو اپنے والد سید عبد اللہؒ سے، ان کو اپنے والد سید موسیٰ الجونؒ سے، ان کو حضرت سید عبد اللہ المحضؒ سے، اور ان کو حضرت سید حسن مثنیٰؒ سے، اور ان کو ریحانۃ النبی، سبط اکبر سید شباب اہل الجنۃ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے اور ان کو رابع الخلفاء الراشدین امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب سے، اور ان کو شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے انتساب بیعت و خلافت ہے، ملاحظہ ہو حضرات القدس از مولانا بدر الدین سرہندیؒ۔

ان سے حضرت سید گدار حمان بن ابی الحسنؒ کو
ان سے حضرت سید شمس الدین عارف کو
ان سے حضرت سید گدار حمٰن ثانیؒ کو
ان سے حضرت شاہ فضیل ٹھٹھویؒ کو
ان سے حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ کو
ان سے ان کے پوتے حضرت شاہ سکندر کیتھلی کو
اور حضرت شیخ عبدالاحد سرہندیؒ کو
ان دونوں حضرات سے امام الطریقۃ المجددیہ حضرت مجدد الف ثانی
امام ربانی شیخ احمد سرہندیؒ کو
ان سے حضرت سید آدم بنّوریؒ کو
ان سے حضرت حافظ سید عبداللہ محدث اکبر آبادیؒ کو
ان سے حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ کو
ان سے حکیم الاسلام مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو
ان سے سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو

ان سے امیر المؤمنین امام المجاہدین، مجدد القرن الثالث عشر حضرت سیدنا سید احمد شہید قدس اللہ اسرارہم، ونور اللہ مراقدہم وادام اللہ برکاتہم کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

## بقیہ سلسلہ

حضرت سیدنا سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عبدالباری صدیقی امروہوی ؒ سے
حضرت حاجی سید عبدالرحیم ولایتی شہید بالاکوٹ ؒ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ان سے | نور الاسلام حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی ؒ | کو |
| ان سے | شیخ العرب والعجم حضرت حاجی محمد امداداللہ تھانوی مہاجر مکی ؒ | کو |
| ان سے | شیخ الشیوخ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی ؒ | کو |
| ان سے | قطب دوراں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری ؒ | کو |
| ان سے | قطب الارشاد عارف کبیر حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری | کو |

اور ان سے شیخنا ومرشدنا شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کو خلافت حاصل ہوئی۔ اور ان سے مرشدنا ومخدومنا حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم ومتعنا اللہ بہ والمسلمین کو خلافت حاصل ہوئی۔

## ملاحظہ

حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی ؒ کو حضرت سید احمد شہید قدس سرہ سے براہ راست بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔ (ضیاء القلوب ونزہۃ الخواطر) ان سے حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی ؒ کو ان سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ، مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند ؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ کو اور ایک بڑی تعداد کو حاصل ہوئی۔

حضرت حاجی صاحب ؒ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ایک دوسرے طریق سے بھی اجازت حاصل ہے جو اس طرح ہے۔ ان کو شاہ نصیرالدین دہلوی ؒ سے ان کو حضرت سید احمد شہید ؒ اور حضرت شاہ محمد آفاق ؒ سے حضرت شاہ محمد آفاق ؒ کو خواجہ ضیاء اللہ ؒ سے ان کو خواجہ محمد زبیر ؒ سے انکو خواجہ محمد نقشبند ؒ سے ان کو خواجہ محمد معصوم سرھندی ؒ سے ان کو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ سے الخ۔

حضرت شاہ محمد آفاق کے خلیفہ اویس زمانہ حضرت شاہ فضل الرحمٰن مراد آبادی بھی تھے ان کے خلفاء میں حضرت مولانا محمد مونگیری بانی ندوۃ العلماء زیادہ معروف ہوئے۔

(ملاحظہ ہو تذکرہ مولانا شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی از: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کو حضرت گنگوہی کے علاوہ سلسلہء قادریہ نقشبندیہ میں ایک دوسرے طریق سے بھی اجازت حاصل ہے، شاہ عبدالرحیم رائے پوری کو حضرت میاں عبدالرحیم سہارنپوریؒ سے انکو حضرت حاجی عبدالغفور صاحب اخوند سواتؒ سے انکو حضرت مولانا شاہ شعیب توڈھیرویؒ سے ان کو حضرت حافظ محمد صاحب عمرزئیؒ سے ان کو حضرت صدیق بشوائٹریؒ سے ان کو حضرت شاہ مومن گکڑویؒ سے ان کو حضرت سید شاہبازؒ سے ان کو حضرت حبیبؒ سے ان کو حضرت آدم بنوریؒ سے ان کو حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندیؒ سے الخ۔

(ملاحظہ ہو تعلیمات رحیمی از مولانا عبداللہ کرنالی۔)

## سلسلہء قادریہ راشدیہ

شیخ المشائخ، پیران پیر، شیخ شیوخ الطریقہ والشریعۃ حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ

| | | |
|---|---|---|
| سے ان کے صاحبزادے | شیخ العارفین حضرت سید سیف الدین عبدالوہابؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید صفی الدین صوفیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید ابوالعباس احمدؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید مسعود حلبیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید علیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید شاہ میرؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید شمس الدین گیلانی حلبیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید محمد غوث گیلانی حسنی حلبی اچیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید عبدالقادر ثانی اچیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید عبدالرزاقؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید حامد گنج بخش کلاںؒ | کو |

| | | |
|---|---|---|
| ان سے | حضرت سید عبدالقادر ثالثؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید عبدالقادر رابعؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید حامد گنج بخش ثانیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید شمس الدین ثانیؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید محمد صالحؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید عبدالقادر جیلانی خامسؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید محمد بقاءؒ | کو |
| ان سے | حضرت سید محمد راشدؒ | کو |
| ان سے | حضرت شاہ حسنؒ | کو |
| ان سے | حضرت حافظ محمد صدیق بھرچونڈویؒ | کو |
| ان سے | حضرت خلیفہ غلام محمد دینپوریؒ | کو |

اور حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹیؒ کو بھی خلافت واجازت حاصل ہوئی اور ان دونوں بزرگوں سے ولی شہیر، شیخ کبیر، مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو اس سلسلہء عالیہ میں اجازت وخلافت حاصل ہے۔ اور ان سے شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کو خلافت حاصل ہوئی نور اللہ مراقدھم، وبرد مضاجعھم ورفع مراتبھم اجمعین،

اور ان سے مرشدنا و مخدومنا حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم ومتعنا اللہ بہ والمسلمین کو خلافت ہوئی۔

ملاحظہ: حضرت خلیفہ غلام محمد دینپوری سے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کو بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔(روایت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

# سلاسل اربعہ کی خصوصیات و تعلیمات

روحانی طاقت کو غذا دینے اور اس کو قوی کرنے کے طریقہ تعلیم میں الگ الگ طریقے اختیار کئے گئے جس کے نتیجہ میں مختلف سلسلے اور طریقے پیدا ہوئے چند کو زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی، ان میں

(۱) ایک طریقہء قادریہ ہے، اس کا انتساب سیدنا امام عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف ہے، اس طریقہ کی خصوصیت و بنیاد نوافل کا اہتمام اور ذکر کی پابندی ہے، تاکہ اللہ تعالی کا استحضار ہر وقت قائم رہے اور بندہ ہر وقت اپنے کو اللہ تعالی کے دربار میں محسوس کرے۔ اس طریقہ کی بہت ساری شاخیں ہیں اور اس کے اشغال و اوراد بہت متنوع ہیں۔

(۲) ایک ''چشتیہ'' ہے، بانی طریقہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی اجمیری (متوفی ۶۳۲ھ) ہیں، ان کے مشائخ مقام چشت کے رہنے والے تھے، (اس لئے یہ طریقہ ''چشتی'' کہا گیا) اسکی دو شاخیں ہیں —ایک نظامیہ جو محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کی طرف منسوب ہے ان کے خلفاء کے ذریعہ یہ دولت عشق و معرفت حاصل ہوئی دوسری صابریہ ہے جو حضرت پیران کلیر شیخ علی صابر کلیری کی طرف منسوب ہے، جس کے آخر میں سب سے روشن چراغ سیدالطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی ہوئے اور اسکی برکات عرب و عجم میں ان خلفاء کے ذریعہ عام ہوئیں۔ طریقہ چشتیہ کی اساس حفظ انفاس کے ساتھ ذکر بالجہر پر ہے، اور شیخ سے محبت و تعظیم کا تعلق رکھنے پر اور چلہ کشی، روزہ کی کثرت، تہجد کی پابندی، وضو کے اہتمام، کم کھانے، کم سونے، کم بولنے اور ترک غفلت (استحضار) پر ہے، اسکے علاوہ بھی ان کے اشغال ہیں۔ ہندوستان میں سب سے پہلے اسی طریقہ کی اشاعت ہوئی اور پورے ملک میں یہ سلسلہ پھیل گیا۔ اس سلسلہ کی اصلاً دو شاخیں ہیں، نظامیہ و صابریہ، ان سے بہت سی شاخیں وجود میں آئیں۔

(۳) ایک '' نقشبندیہ'' ہے، اس کے بانی حضرت خواجہ بہاءالدین محمد نقشبند رحمۃاللہ علیہ ہیں، بخارا کے رہنے والے تھے وہیں مزار ہے، اس طریقہ کی بنیاد عقائد دینیہ کی تصحیح اور کثرت عبادت اور حضور

مع اللہ پر ہے، ان کا کہنا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کے تین طریقے ہیں۔ ذکر، مراقبہ، ربط شیخ [1] اور نفی اثبات کا ذکر حبس نفس کے ساتھ، جو کہ متقدمین سے مروی ہے۔ ذکر کا دوسرا طریقہ اثبات محض ہے۔ مراقبہ یہ ہے کہ انسان اپنے سارے ادراک واحساس کے ساتھ اس ذات مجرد کی طرف متوجہ ہوجائے جس کو لفظ "اللہ" سے لوگ جانتے ہیں، لفظ سے الگ ہو کر محض ذات کا تصور کرنا بہت کم ہے، مراقب کا کام یہ ہے کہ ذات باری تعالی کی طرف توجہ الفاظ سے الگ ہو کر کرے اور اللہ کی طرف وساوس اور دوسرے خیال سے اپنے کو علحدہ کر کے متوجہ ہو جائے۔ [2]

اس طریقہ کی بھی بہت سی شاخیں پھلیں، لیکن اصلاً دو بڑی شاخیں "باقیہ" اور "علائیہ" ہیں، باقیہ کو حضرت مجدد الف ثانی کی نسبت زیادہ رواج وقبولیت ملی، اسکی اہم شاخوں میں "ولی اللہیہ" ہے جس کا انتساب حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی طرف ہے اور "محمدیہ احمدیہ" ہے جس کا انتساب امیر المومنین حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کی طرف ہے، طریقہ محمدیہ کو اللہ نے بڑی مقبولیت عطا فرمائی، اس طریقہ سے حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی نے بڑا استفادہ کیا اور یہ طریقہ ان تمام طریقوں کا جن کا یہاں ذکر ہوا، جامع ہے۔ اس طریقہ کی خصوصیت ہم شیخ الاسلام والمسلمین برکۃ العصر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم کی شہرہ آفاق تصنیف "سیرت سید احمد شہید" سے نقل کرتے ہیں وہ رقمطراز ہیں:

"دین کا ایک مہتم بالشان شعبہ جس کے آپ اپنے دور میں مجدد تھے، اور جو دراصل پورے نظام دینی کی روح ہے، وہ "ایمان واحتساب" ہے، یعنی زندگی کے تمام اعمال واشغال میں صرف رضائے الٰہی کی طلب، نیت کا استحضار ہو اور وہ موعود اجروثواب کی طمع میں انجام پائیں۔ آپ نے اس "ایمان واحتساب" کو مکمل سلوک بنا دیا تھا اور چاروں طرق کے ساتھ آپ اسمیں بھی بیعت لیا کرتے تھے اور آپ اس کو "طریقہ محمدیہ" کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

---

[1] "ربط شیخ" کا مطلب یہ ہے کہ شیخ کی خدمت میں حاضری دیتا رہے، دل سے محبت کرے، شیخ کے فیضان کا امیدوار رہے اور کسی عارض کی وجہ سے حاضری نہ دے سکے تو دل سے محبت وعقیدت کے جذبات کے ساتھ اس کے لئے دعا کرے، بتائی ہوئی باتوں اور تعلیم و تلقین کا اہتمام کرے، اگر اس کی تصنیفات وملفوظات ہوں تو ان کا مطالعہ اسطرح کرے کہ جیسے شیخ کی مجلس میں حاضر ہو۔ (افادہ داعی اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

[2] ملاحظہ ہو: اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں از علامہ سید عبدالحی حسنی سابق ناظم ندوۃ العلماء، مطبوعہ دارالمصنفین

حضرت سید احمد شہیدؒ نے فرمایا کہ ہم "طریقہء محمدیہ" کے اشغال کی تعلیم اس طرح کرتے ہیں کہ کھانا اس نیت سے کھایا جائے، کپڑا اس نیت سے پہنا جائے، نکاح اس نیت سے کیا جائے، سونے کی نیت یہ ہونی چاہیے، زراعت، تجارت، ملازمت کی نیت یہ ہونی چاہیے۔ اس طریقہ کی نسبت آنحضرت ﷺ سے ظاہری ہے۔[1]

اس طریقہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے پوری زندگی اپنی تمام عبادات وعادات کے ساتھ خالص عبادت اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

دوسری خصوصیت یہ ہے جسے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

"سید صاحب توحید ورسالت واتباع سنت پر بیعت لیتے تھے اور اتباع سنت کے لئے از حد تاکید فرمایا کرتے تھے اور بدعت کے سخت ماحی ومخالف تھے"[2]

(۴) ایک "طریقہء سہروردیہ" ہے اس کے بانی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی مصنف "عوارف المعارف" ہیں۔ اس طریقہ کی بنیادی باتیں یہ ہیں:

رات ودن کے اوقات کو نظام کے ساتھ ان کاموں میں لگا دینا جو مناسب وبہتر ہیں۔ مثلاً روزہ، تہجد، ادعیہ ماثورہ کی پابندی اور اوراد ووظائف کی پابندی، نفی واثبات کے ذکر میں مشغول رہنا اس طرح کہ قلب پر اثر انداز ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اشغال ہیں۔ ہندوستان میں یہ طریقہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے ذریعہ آیا، انہوں نے یہ طریقہ خود بانئ طریقہ سے اخذ کیا تھا۔

ان چاروں سلسلوں کے مختصر تعارف کے بعد ان میں داخل ہونے والے اور کسی متبع السنۃ شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والے کے لئے ضروری وانفع چیز لکھی جاتی ہے جو حضرت مولانا عبدالحی حسنی (مصنف نزہۃ الخواطر وسابق ناظم ندوۃ العلماء) نے ان سلاسل کا تعارف کرانے سے پہلے تصوف وسلوک کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمائی ہے، وہ کہتے ہیں

ارشاد رسول ﷺ ہے کہ جو "لاالہ الااللہ" کی گواہی دیتے ہوئے وفات پائے گا وہ جنت میں

---

[1] ملاحظہ ہو سیرت سید احمد شہید۔ جلد دوم۔ ص ۵۱۱۔ ۵۱۲

[2] ملاحظہ ہو: سیرت سید احمد شہید۔ جلد دوم۔ ص ۵۳۸۔

داخل ہوگا۔ مرید کے لئے ضروری ہے کہ ان مقامات میں وہ برابر ترقی کرتا رہے اور ان مقامات کے لئے طاعت واخلاص اصل ہے اور اس کی بنیادی اور مقدم شرط ایمان ہے۔ پھر اس کے نتیجہ میں کچھ احوال وصفات اور نتائج وثمرات ظاہر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ مرید درجہ بدرجہ توحید اور معرفت کے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اگر کسی مقام و حالت میں صحیح اور مطلوب ثمرات نہ حاصل ہوں تو سمجھ لینا چاہئے کہ پہلے والے مقام میں کوئی تقصیر رہ گئی ہے اور ٹھیک اسی طرح واردات قلبی اور کیفیات نفسی میں بھی سمجھنا چاہئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرید اپنے ہر قول وفعل کا محاسبہ کرتا رہے اور جائزہ لیتا رہے کیونکہ اعمال کے نتائج وثمرات کا ظہور ضروری ہے اور اگر نتائج وثمرات ٹھیک طور پر نہیں ظاہر ہورہے ہیں تو اس کا سبب عمل میں کوئی کمی یا کوتاہی ہے۔ مرید اپنے اعمال کا محاسبہ اپنے ذوق ووجدان کے ذریعہ کرتا ہے لیکن یہ صفت بہت کم لوگوں کو حاصل ہے اور عام طور پر لوگ اس معاملہ میں غفلت کا شکار ہیں۔[1]

## کچھ ضروری اذکار

اب ان ضروری اذکار کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا التزام ہر مسلمان کو رکھنا چاہیے اس لئے کہ ان اذکار کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور ان کے التزام کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ احادیث نبویہ شریفہ تو کثرت سے اس سلسلہ میں منقول ہیں اور آیات کریمہ اس پر دال ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مشائخ کرام رحمہم اللہ کا عمومی طور پر اپنے متوسلین کو ان کی تلقین کا معمول رہا ہے۔ ہمارے حضرت مرشد مخدوم قدس سرہ بھی خاص طور پر ابتداء میں جن کی تلقین فرماتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ایک وظیفہ ''درود شریف'' کا ہے حب رسول کے حصول کے لئے بڑا مجرب ہے، درود شریف کئی طرح کے منقول ہیں، لیکن درود ابراہیمی کی زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے، اور نماز میں بھی وہی مسنون ہے، وہ یہ ہے: ''**اللهم صل على محمد وعلى آل محمدكما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد، اللهم بارک على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد۔**

---

[1] ملاحظہ ہو ''اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں''، مطبوعہ دار المصنفین اعظم گڑھ۔

۲۔ پھر تیسرا کلمہ ہے، جس میں رب کائنات تبارک وتعالیٰ کی تسبیح وتحمید اور کبریائی بیان کی گئی ہے، وہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ہے اس کی کثرت سے اوصاف حمیدہ پیدا ہوتے ہیں اور عیوب ونقائص دور ہوتے ہیں۔

۳۔ پھر استغفار ہے، مناسب تو یہ ہے کہ جو مسنون استغفار ہو اس کا التزام کیا جائے ورنہ جس استغفار سے مناسبت ہو پڑھ کر اللہ کے سامنے گڑگڑایا جائے، توبہ واستغفار کی کثرت سے مشکلات دور ہوتی ہیں اور مسائل حل ہوتے ہیں، عمومی استغفار یہ ہے: "استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ" یا یہ کہ "یا واسع الفضل اغفر لی" یا یہ کہ "رب اغفروارحم وانت خیرالراحمین۔" مزید یہ کہ روزانہ ایک پارہ کی تلاوت کا معمول بھی بنالیا جائے اگر نہ ہو سکے تو آدھا پارہ ضرور پڑھا جائے۔ سورہ اخلاص کی بھی ایک تسبیح کا معمول بنایا جائے تو بہتر ہوگا۔ عموماً مشائخ اسکی تلقین فرماتے ہیں اور تعلق مع اللہ کے لئے اس کو مفید اور مجرب گردانتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بھی اپنے مکتوبات میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بڑا محبوب ہے اور اس کے مستقل اپنے فضائل ہیں۔ وہ مبارک سورہ یہ ہے:

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلدولم یولد، ولم یکن لہ کفواً احد۔

اور اس طرح سورہ یٰسین شریف کا اہتمام، اور سبھی اہل حقوق کے لئے دعا اور ایصال ثواب بھی ہمارے مشائخ کا معمول رہا ہے۔

# سلاسل اربعہ کی تمثیل اور چار نسبتوں کا رنگ

حضرت شاہ محمد یعقوب مجددیؒ نے فرمایا کہ حضرت شاہ احمد سعید صاحبؒ نے ''انہار اربعہ'' میں چاروں سلسلوں کی جداگانہ نسبتوں اور ان کے جدا رنگ کو جنت کی ان چار نہروں سے تشبیہ دی جا ہے جن کے قرآن مجید میں الگ الگ اوصاف بیان کئے گئے ہیں

"فيها أنهارٌ من مّاءٍ غير آسنٍ وأنهارٌ من لبنٍ لن يتغير طعمه وأنهارٌ من خمرٍ لذةٍ للشاربين وأنهارٌ من عسل مصفًّى"

ترجمہ جنت میں کچھ نہریں ایسے پانی کی ہیں جو سڑتا بگڑتا نہیں، اور کچھ نہریں ایسے دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا، اور کچھ نہریں ایسی شراب کی ہیں جن میں پینے والوں کے لئے لذت و سرور ہے، اور کچھ نہریں شہد خالص اور عسل صافی کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ:

۱- نہ بگڑنے والا پانی - یہ نسبت سہروردیہ ہے۔

۲- یکساں ذائقہ کی دودھ کی نہر عشق میں استقرار و تمکن ہے - یہ نسبت نقشبندیہ ہے،

۳- شراب کی نہر جس میں لذت و سرور اور کیف و نشاط ہے - یہ نسبت چشتیہ ہے۔

۴- شہد صافی کی نہر نسبت قادریہ ہے۔[1]

ملفوظ: حضرت شاہ احمد سعید خلیفہ حضرت شاہ ابو سعید مجددی خلیفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں۔ افہم اللہ

---

[1] صحبتے با اهل دل ص ۸۰-۸۱ مرتبہ از حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ علیہ (مطبوعہ مکتبہ الفرقان لکھنؤ۔

# الفاظ بیعت

## از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱. لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ، اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

"یا اللہ! ہم توبہ کرتے ہیں، کفر سے، شرک سے، بدعت سے، زنا سے، چوری سے، پرایا مال ناحق کھانے سے، کسی پر بہتان لگانے سے، نماز چھوڑنے سے، جھوٹ بولنے سے اور سب گناہوں سے جو ہم نے اپنی ساری عمر میں کئے چھوٹے ہوں یا بڑے اور اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ تیرے سب حکموں کو مانیں گے، تیرے رسول پاک (ﷺ) کی تابعداری کریں گے، اے اللہ تو ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہمیں توفیق دے نیک عملوں کی، اپنے رسول (ﷺ) کی تابعداری کی۔ اسکے بعد ہاتھ چھوڑ دیتے اور فرماتے، یہ عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اس دنیا کا خالق ہے، اور وہی حاکم و منتظم ہے، اسی نے دنیا کو بنایا، اور وہی اسکو چلا رہا ہے، اسکے حکم کے بغیر نہ پتہ ہل سکتا ہے اور نہ ذرہ اڑ سکتا ہے، وہی روزی دیتا ہے، وہی شفا دیتا ہے، وہی عزت دیتا ہے، وغیرہ کبھی اسکے ساتھ اور باتیں بھی فرماتے۔"[۱]

حضرت بیعت میں مذکورہ باتوں کا عہد لیتے تھے، بیعت کے بعد عام لوگوں سے خاص طور سے فرماتے، نہ قطب سے نہ ابدال سے کسی سے کچھ نہیں ہو سکتا، سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہ الفاظ بیعت کے الفاظ کے ساتھ درج کئے جا رہے ہیں۔

اور یہ بھی فرماتے الالہ الخلق والامر " یاد رکھو پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور نظام بھی وہی چلا رہا ہے کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں

---

[۱] روایت داعی اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی بحوالہ سیرت داعی اسلام ص ۳۶۱

# مشائخ طبیب امت ہیں

## شیخ الشیوخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ[1]

(م ۱۳۲۳ھ)

فرمایا:

سب مشائخ طبیب امت ہیں، اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں کے اعتبار سے طرق انہوں نے رکھے ہیں، سب کا مآل ایک ہے، اور سب کا خلاصہ اتباع سنت ہے، بعد کے لوگوں نے بدعتیں داخل کردی تھیں ان کے مجدد حضرت سید صاحب (سید احمد شہیدؒ) ہوئے، جس سے جس کو عقیدت ہو اس کے طریقہ میں وہ داخل ہو جائے۔

حضرت (سید صاحبؒ) نے نہایت درجہ کو اتباع (سنت) کیا، ہندوستان میں نور پھیلایا، جو ان کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھا اس میں وہی رنگ آگیا، جس میں زیادہ اتباع ہو وہی ولی کامل ہے میرا تو عقیدہ یہی ہے کہ سید صاحبؒ اپنے پیر سے بڑھ کر ہیں۔

میرے دادا پیر میاں جی نور محمد صاحب حضرتؒ کے مرید تھے، اور ان کے پیر حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب بھی سید صاحبؒ کے مرید تھے، یہ دو طریقے حضرتؒ کے سلسلہ کے ہیں، مجھ کو سب سے زیادہ حضرتؒ سے محبت و عقیدت ہے، میں اپنے قلب سے مجبور ہوں، یہ اللہ ہی کی طرف سے کوئی بات ہے۔

(روایت کردہ حضرت مولانا حکیم سید عبد الحیی حسنی نور اللہ مرقدہ

بحوالہ دہلی اور اسکے اطراف ص ۱۰۴-۱۰۵ مطبوعہ اردو اکیڈمی دہلی)

---

[1] شیخ الشیوخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اپنے عہد کے عظیم مصلح و مجدد اور معلم و مربی اور محدث و فقیہ تھے دار العلوم دیوبند و مظاہر العلوم سہارنپور کے سرپرست تھے ان کے خلفاء میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری (مرشد حضرت مولانا محمد الیاس و حضرت مولانا زکریا کاندھلوی) حضرت شاہ عبد الرحیم رائے پوری اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی زیادہ مشہور ہوئے۔